Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۷۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۹ رجب ۱۴۰۰ھ ۔ ۲۴ ہجرت ۱۳۵۹ہش ۔ ۲۴ مئی ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۱۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہر ایک خُلق اپنے وقت پر صادر ہو

تب ہی اس کی خوبصورتی اور بہتری ظہور میں آتی ہے

"کوئی خُلق خواہ کیسا ہی عمدہ ہو مگر جب وہ بے محل اور بے وقت صادر ہوگا تو ساری خوبی اور خوبصورتی اس کی خاک میں مل جائے گی۔ اور کوئی مفید چیز اپنے فوائد ہرگز ظاہر نہیں کرے گی جب تک وہ ٹھیک ٹھیک اپنے وقت پر استعمال میں نہ لائی جائے۔ خدا تعالیٰ کی سچی اطاعت اور نوع انسان کی حقیقی بھلائی وہی شخص بجا لا سکتا ہے جو وقت شناس ہو ورنہ نہیں۔ مثلاً ایک شخص گو راستگو ہے۔ مگر اپنی راستی کو حکمت کے ساتھ ملا کر استعمال نہیں کرتا بلکہ لاٹھی کی طرح مارتا ہے۔ اور بے تمیزی سے ایک شریف خصلت کو بے محل کام میں لاتا ہے۔ تو وہ ایک حکیم منش کے نزدیک ہرگز قابلِ تعریف نہیں ٹھہرتا۔ ایسے کو جاہل نیک بخت کہیں گے نہ دانا نیک بخت۔ اگر کوئی اندھے کو اندھا کرکے پکارے اور پھر کسی کے منع کرنے پر کہے کہ میاں کیا میں جھوٹ بولتا ہوں تو اسے یہی کہا جائیگا کہ بے شک تو راستگو ہے مگر احمق یا شریر کہ جس راستی کے اظہار کی تجھے ضرورت ہی نہیں اس کو واجب الاظہار سمجھتا ہے اور اپنے بھائی کے دل کو دکھاتا ہے۔ اسی طرح اخلاقی امور کا تمام عقد جوہر اسی ایک ہی رشتہ سے وابستہ ہے کہ ہر ایک خُلق اپنے وقت پر صادر ہو۔ درشتی۔ نرمی۔ عفو۔ انتقام۔ غضب۔ حلم۔ منع۔ عطا سب وابستہ باوقات ہیں اور ان کی خوبصورتی اور بہتری بھی تب ہی ظہور میں آتی ہے کہ وہ عین اپنے محل پر استعمال کئے جائیں یہی قرآنی فلاسفی ہے۔ جس پر عقل سلیم شہادت دیتی ہے۔"

(شحنہ حق صفحہ ۱۴۱)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۳ ہجرت/مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور کو ابھی گردوں کی انفکشن ہے اور ضعف بھی ہے۔

احباب کرام درد و الحاح اور تضرع سے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں جاری رکھیں کہ شافیٔ مطلق ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا کرے۔ آپ کو ہر تکلیف اور شر سے محفوظ رکھے۔ آپ کے عالمگیر مقاصد عالیہ میں کامیابی عطا کرے اور آپ کا ہر لمحہ حامی و ناصر ہو۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کی عمر دراز کرے اور آپ کا نگہبان ہو۔ آمین۔

جلسہ یوم خلافت لجنات

انشاء اللہ تعالیٰ بروز منگل ۲۷ مئی ساڑھے چار بجے شام لجنہ اماء اللہ کے ہال میں زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ مقامی جلسہ یوم خلافت منعقد کیا جا رہا ہے مستورات زیادہ سے زیادہ جلسہ میں شرکت کریں۔ صدر صاحبات لجنات اماء اللہ حلقہ جات بھی اپنے حلقہ کی ممبرات خاص طور پر جوان طبقہ کو جلسہ میں شمولیت کی تاکید کریں۔ اور یہ بھی کہ وقت مقررہ پر پہنچ جائیں۔

(ناصرہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ)

امتحانات دینے والے جملہ طلباء اور طالبات کے لئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا نہایت اہم تاکیدی ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ مارچ ۱۹۸۰ء میں جملہ احمدی طلباء اور طالبات کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا ہے :۔

"پہلی بات جو میں چاہتا ہوں کہ آپ کریں مجھے خوشی پہنچانے کے لئے وہ یہ ہے کہ ہر احمدی بچہ (یا احمدی بچی) جو پہلی کلاس سے لے کر پی ایچ۔ ڈی تک کسی بھی کلاس یا درجہ کا امتحان دے وہ نتیجہ نکلنے پر (خواہ پاس ہو یا فیل) خط لکھے۔"

پبلشر۔ مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
۹ رجب ۱۴۰۰ھ
۲۴ ہجرت ۱۳۵۹ ہش

اپنے ربّ کے نُور سے زمین کے روشن ہونے کا مبارک زمانہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں قیامت کے تعلق میں فرمایا ہے کہ :-

اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا ۔ (الزمر آیت : ۷۰)

زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے گی ۔

اس سے مراد یہ ہے کہ اُس روز صداقت پورے طور پر آشکار ہو جائے گی ۔ وہ لوگ جو حق کا انکار کیا کرتے تھے اور گمراہی میں ہی مبتلا رہتے ہوئے اس دنیا سے کوچ کر گئے تھے انہیں اپنی غلطی کا احساس ہو جائے گا حتّٰی کہ کوئی ایک بھی ایسا نہ رہے گا جو اُس وقت صداقت کو نہ پہچان لے اس کی وجہ یہ ہے کہ کشفِ حقائق کے بعد کسی کے لئے بھی انکار کی گنجائش باقی نہ رہے گی۔

مامورین اللہ کی بعثت بھی ایک رنگ میں قیامت کے مترادف ہوتی ہے۔ اُس کے آنے سے بھی نور اور ظلمت یعنی حق اور باطل کا فرق بیّن طور پر ظاہر ہو جاتا ہے لیکن چونکہ یہ دنیا دار العمل ہے اس لئے خدا تعالیٰ کسی کو مجبور نہیں کرتا کہ وہ ضرور حق کو قبول کرے۔ اس بارہ میں اُس کا قانون یہی ہے کہ :-

فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۔ (الکہف آیت ۳۰)

پس جو چاہے وہ (اس صداقت پر) ایمان لائے اور جو چاہے (اس کا) انکار کر دے۔

البتہ جو لوگ ایمان لے آتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اندھیروں سے نکال کر نور اور روشنی میں لاتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اندھیرا ان کے لئے کالعدم ہو کر رہ جاتا ہے۔ ایسے لوگ دوسروں کو اندھیروں سے نکال کر نور میں لانے کا وسیلہ بنتے ہیں اور بالآخر ایک وقت ایسا آجاتا ہے کہ جب بہت غالب اکثریت کے حق کو قبول کرنے کے نتیجہ میں ظلمت مٹ جاتی ہے اور نور پورے طور پر غالب آجاتا ہے اور اس کے غالب آنے کے نتیجہ میں زمین اپنے رب کے نور سے چمک اُٹھتی ہے اور اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا کا نظارہ دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتی ہے۔

یہ نظارہ ایک تو صدرِ اوّل میں بڑی آب و تاب سے دُنیا نے دیکھا جب اسلام اُس وقت کی معلومہ دنیا میں بڑی شان سے غالب آیا اور دنیا اپنے ربّ کے نُور سے چمک اُٹھی اور یہی نظارہ اس آخری زمانہ میں ظاہر ہونا مقدر ہے جبکہ بعثت مسیح موعود کے ذریعہ اسلام نے پورے کرۂ ارض پر غالب آنا ہے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے ظہور کے وقت سے ہم اُسی زمانہ میں سے گزر رہے ہیں جس میں اسلام کے بیک وقت ساری دنیا میں غالب آنے سے زمین کے چپہ چپہ نے اپنے ربّ کے نُور سے چمک اٹھنا ہے۔ چنانچہ اس غلبہ کے آثار دن بدن نمایاں تر ہوتے چلے آ رہے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمیں مسلسل بشارتیں ملتی چلی آ رہی ہیں کہ اس کرۂ ارض کے اپنے ربّ کے نور سے روشن ہونے اور چمک اٹھنے کے دن قریب ہیں۔ یہ بشارتیں اس کثرت سے ہمیں مل رہی اور ملتی چلی آ رہی ہیں کہ ان سب کو شمار کرنا اور انہیں یہاں درج کرنا ہمارے لئے ممکن نہیں ہے ان میں سے چیدہ چیدہ بشارتوں کا احباب جماعت کو پہلے ہی علم ہے البتہ فی الوقت ہم یاد دہانی کے طور پر میں سیّدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک رؤیا یہاں درج کرتے ہیں جو غلبۂ اسلام کی شکل میں عنقریب اس کرۂ ارض کے اپنے ربّ کے نُور سے روشن ہو جانے کی نہایت عظیم بالشان بشارت پر مشتمل ہے۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اکتوبر ۱۹۵۹ء میں جماعت احمدیہ کے نام اپنے ایک پیغام میں اس بشارت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"مجھے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے رؤیا میں دکھایا گیا تھا کہ خدا تعالیٰ کا نُور ایک سفید پانی کی شکل میں دنیا میں پھیلنا شروع ہوا ہے یہاں تک کہ پھیلتے پھیلتے وہ دنیا کے گوشے گوشے اور اس کے کونے کونے تک پہنچ گیا۔ اُس وقت مَیں نے بڑے زور سے کہا کہ:-

احمدیوں کے دلوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوتے ہوتے ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ انسان یہ نہیں کہے گا کہ اے میرے رب! اے میرے رب! تُو نے مجھے کیوں پیاسا چھوڑ دیا بلکہ وہ یہ کہے گا کہ اے میرے رب! اے میرے رب! تُو نے مجھے سیراب کر دیا یہاں تک کہ تیرے فیضان کا پانی میرے دل کے کناروں سے اُچھل کر بہنے لگا"۔

پس اللہ پر توکّل رکھو اور ہمیشہ دین کے پھیلانے کے لئے قربانیاں کرتے چلے جاؤ۔"

(الفضل ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۹ء)

جوں جوں قیامِ جماعتِ احمدیہ کی پہلی صدی اپنے اختتام کو پہنچ رہی ہے اور دوسری صدی جو دینِ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح اور اُس کے غلبہ کی صدی ہے قریب آرہی ہے۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس رؤیا کے پورا ہونے اور غلبۂ دینِ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں کرۂ ارض کے اپنے رب کے نُور سے روشن ہونے اور جگمگ جگمگ کر اُٹھنے کا زمانہ قریب آرہا ہے۔ جیسا کہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اللہ پر توکّل رکھیں اور دین کے پھیلانے کے لئے پہلے سے بڑھ کر جذبہ و جوش کے ساتھ قربانیاں کرتے چلے جائیں تا وہ وقت جلد آئے اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا کے خدائی وعدہ کے عین مطابق فی الواقعہ یہ زمین اپنے ربّ کے نُور سے چمک اُٹھی ہے۔

قطعات

قربِ حسنِ ازل کی ساعت ہے — چاندنی برگِ گُل پہ سوتی ہے
دلربا پھول کی ہتھیلی پر — اوس کا جھلملاتا موتی ہے

کلی کو نزہتِ شبنم عطا کر — کلی کو محرمِ بادِ صبا کر
کلی کے دل میں جو کانٹا چبھا ہے — کلی کے دل سے وہ کانٹا جدا کر

مرے سینے میں سوزِ آرزو ہے — مرے پہلو میں دردِ جستجو ہے
میں گزرا ہوں خرابات و حرم سے — مجھے آواز دے کس دل میں تُو ہے؟

وہ دل جس دل کے اندر تُو مکیں ہے — عظیم اُس دل سے کوئی دل نہیں ہے
نجانے اب مری ہستی کہاں ہے؟ — ترے در پہ نگوں میری جبیں ہے

جسے رزقِ حلال آیا میسّر — فقط اِک نانِ جو سے ہے تنومند
وہ سلطانوں سے پنجہ آزما ہے — سُبک اُس کے لئے ہے کوہِ الوند

اُٹھا کر رہگزر سے میری مٹی — مثالِ لالہ حُسنِ زندگی دے
تُو اپنے نُور کے لمسِ حسیں سے — مجھے اب روشنی دے روشنی دے

نہ مجھ سے پُوچھ تو جنّت کہاں ہے — جہاں میں ہے نہ بالائے جہاں ہے
سرورِ عشق گر ہے تیرے دل میں — بہشتِ جاوداں دل میں نہاں ہے

مرا اُس نُور سے اب سامنا ہے — بجھا دو ساری قندیلیں بجھا دو
کُھلے افلاک کا منظر ہے دلکش — در و دیوار کا پردہ ہٹا دو

بہت بیباک ہے جذبِ محبت — کہاں ناچیز بندہ اور کہاں تُو
مَیں تجھ سے بس تجھی کو مانگتا ہوں — جہاں والوں کو دیدے یہ جہاں تُو

نشاطِ عمرِ فانی، عیشِ امروز — یہ جن کی زندگی کا منتہا ہے
وہ کیا جانیں مقامِ دل کی عظمت — مقامِ دل مقامِ کبریا ہے

ورائے آب و گِل اِک زندگی ہے — جو یکسر نُور ہے تابندگی ہے
خدا کے ہاتھ میں اُس کی نمو ہے — جہاں فانی اُسے پائندگی ہے

(سعید احمد اعجاز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۳ مارچ ○ یوم مسیح موعودؑ کے جلسے

رپورٹ: مکرم حمید احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ سیرالیون:

۲۳ مارچ کا مبارک دن تاریخ احمدیت میں ایک روحانی انقلاب کا دن ہے۔ اس مبارک دن کو بانی احمدیت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے پیروکار عالمی سطح پر بڑے وقار اور منظم طریق سے مناتے ہیں۔ اس روز جلسے اور میٹنگیں منعقد ہوتی ہیں بانی سلسلہؑ کی حیات طیبہ آپؑ کے کارہائے نمایاں۔ سلسلہ احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت۔ احمدیت کے روشن مستقبل اور صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے بارہ میں لوگوں کو آگاہ کیا جاتا ہے۔

سیرالیون میں امسال محترم امیر و مشنری انچارج جناب مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری نے یوم مسیح موعودؑ کو اس کے شایان شان منانے کا پروگرام مرتب کیا۔ سرکلرز اور خطوط کے ذریعہ ملک کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی جماعتوں کو اس دن کی عظمت اور اہمیت سے آگاہ کیا گیا اور تاکید کی کہ وہ اپنے اپنے علاقہ میں جلسوں کا اہتمام کریں اور غیر از جماعت کو مدعو کرکے انہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خوشخبری سنا کر دینے مقدس فریضہ کو کماحقہ، پورا کریں۔

مندرجہ ذیل سطور میں ان ہی جلسوں کی مختصر رپورٹ کا تذکرہ مقصود ہے۔

فری ٹاؤن میں جلسہ:

۲۳ مارچ کو احمدیہ مسجد فری ٹاؤن میں یوم مسیح موعودؑ کے جلسے کا اہتمام کیا گیا۔ مغرب سے رات دس بجے تک تقاریر کا سلسلہ جاری رہا۔ لاؤڈ سپیکر کا بڑا عمدہ انتظام تھا۔ اس سے مستورات اور مردوں تک آواز پہنچانے میں بڑی آسانی رہی۔

کارروائی کا آغاز محترم امیر صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترم سلیمان مالسیرے صاحب نے کی اور خاکسار حمید احمد سیالکوٹی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ کے چند اشعار پڑھ کر سنائے جو آپؑ نے سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور مدح میں لکھا ہے۔ بعد ازاں امیر صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت اور ۲۳ مارچ کی عظمت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا کہ ۲۳ مارچ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ارشاد باری تعالیٰ کے تحت لوگوں سے بیعت لینا شروع کی اور ایک عالمگیر مذہبی جماعت کی بنیاد رکھی۔ خدا کی تائید و نصرت سے تجدید دین کے کئے کام شروع ہوا۔ یہ کام بڑھا۔ پھیلا اور پھولا پھلا یہاں تک کہ دنیا کے کناروں تک پھیل گیا۔ آج اس کام کو شروع ہوئے پورے ۹۱ برس ہوگئے ہیں ہر دن اس کی ترقی کی خاطر چڑھتا ہے اور ہر آن اس کی صداقت میں نشانات ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

محترم امیر صاحب کے خطاب کے بعد مکرم جناب سلیمان مالسیرے صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی علامات" کے عنوان پر کریول زبان میں ایک نہایت دلچسپ اور عام فہم تقریر کی آپ نے ۱۸۹۴ء میں ماہ رمضان کے واقعہ کسوف و خسوف کو ایک عظیم الشان علامت کے طور پر پیش کیا اور بتایا کہ یہ علامت حضرت امام آخر الزمان کی آمد کے ساتھ مخصوص تھی اس کا ذکر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے فرما دیا تھا تاکہ مامور زمانہ کی آمد پر ان کی پہچان میں کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہ رہے۔

محترم سلیمان مالسیرے صاحب کے بعد مکرم اقبال احمد صاحب ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن نے "ذکر حبیب" پر ایمان افروز تقریر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قبولیت دعا کے واقعات سنا کر سامعین کے ایمان میں تازگی پیدا کی۔

بعدہٗ مکرم الحاج کی نڈا یونگے صاحب جنرل سیکرٹری برائے احمدیہ مشن نے سامعین سے خطاب کیا۔ اور تائید الٰہی پر مشتمل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض واقعات کا تذکرہ کیا۔

مکرم حاجی صاحب کے بعد خاکسار حمید احمد سیالکوٹی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دو ثبوت قرآن مجید سے پیش کئے۔ پہلا ثبوت آپ کی دعویٰ سے قبل کی پاکیزہ اور بے عیب زندگی، اور دوسرا ثبوت آپ کے لائے ہوئے پیغام کی کامیابی و کامرانی ہے۔

خاکسار کی تقریر کے بعد محترم صاحب صدر جناب مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری نے مختصر اختتامی تقریر فرمائی۔ اور اجتماعی دعا کے بعد کھانا جمیعاً کا پروگرام تھا۔ جس میں سب حاضر احباب جماعت نے شرکت کی اور ایک حقیقی اسلامی اخوت و محبت کا بے مثال نظارہ دیکھنے میں آیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک!

مگبوراکہ میں جلسہ:

۲۳ مارچ کو بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد میں مکرم پا سنفا آدمز کی زیر صدارت ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم یونس کمارا صاحب نے قرآن مجید کی سورۃ جمعہ کی تلاوت کرکے کارروائی کا آغاز کیا۔ بعدہٗ ریجنل مشنری جناب فضل الٰہی صاحب نے عربی کے بعض اشعار خوش الحانی سے سنائے اور ان کا ترجمہ سنایا۔ یہ اشعار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں محو ہو کر آپؐ کی مدح میں کہے ہیں۔

بعد ازاں صاحب صدر نے کہا کہ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعودؑ نے ایک انقلاب کی بنیاد رکھی تھی۔ آج یہ روحانی انقلاب ہمیں پورا ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔

آپ کے بعد مسٹر اے بی کونٹے نے حضرت امام آخر الزمان کی آمد اور علامات کا تذکرہ کیا۔

ایک اور مقرر مکرم یونس کمارا صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی یہ زبردست دلیل پیش کی کہ آپؑ نے دنیا میں عظیم روحانی تبدیلی پیدا کی ہے۔ آپؑ کے ماننے والے اسلام کی خاطر اپنے تن، من دھن کی قربانی کرتے ہیں۔ آپ نے مبلغین احمدیت کی مثال درج کرتا پایا کہ کیا دنیا میں کوئی اور قوم ہے جو اس طرح اپنے بیوی بچے اور عزیز و اقارب چھوڑ کر طویل عرصہ تک باہر کے دور دراز ملکوں میں بغیر کسی مالی فائدے کے جائیں۔ یہ بات صرف مامور زمانہ کے پیروکاروں، جاں نثاروں اور وفاداروں میں نظر آتی ہے

اس کے بعد Pa-Nooha- Mr. A. B. Mas- اور Sesay aque نے بالترتیب سیرت طیبہ کے متعلق پہلوؤں پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

آخر میں مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب عارف نے "صداقت حضرت مسیح موعودؑ" پر لیکچر دیا۔

دو گھنٹہ کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

"بو" میں جلسہ مسیح موعودؑ:

بو میں جلسہ کی کارروائی محترم مولوی خلیل احمد صاحب مبشر کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور قصیدہ کے پڑھے جانے کے بعد مکرم مولوی صاحب نے ۲۳ مارچ کی اہمیت بیان کی۔

بعدہٗ مکرم ناصر احمد صاحب محمود ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ بالخصوص دعویٰ سے قبل کی زندگی کے ایمان افروز واقعات اور حالات سنائے۔

ان کے بعد مکرم حبیب احمد صاحب نے "صداقت حضرت مسیح موعودؑ" پر ایک مدلل تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ آپ کی زندگی معصوم اور بے داغ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے سخت ترین مخالف بھی آپ کے دعویٰ سے قبل کی زندگی پر کوئی داغ نہیں لگا سکے۔

حبیب صاحب کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب پرنسپل احمدیہ سکول نے حضرت مسیح موعودؑ کے چند معجزات کا ذکر کیا۔

آخری تقریر مسٹر ایس بی کالو کی تھی آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کا عشق خدا اور عشق رسولؐ بیان کیا اور دس شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں اور احباب جماعت کو ان شرائط پر دل و جان سے عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔

دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا اور حاضرین کو مشروبات پیش کئے گئے۔

لمبوڈو میں جلسہ:

احمدیہ سیکنڈری سکول لمبوڈو میں جلسہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم مسیح موعودؑ کے موقعہ پر فیقہ کے رؤسا
چیف ڈم کے کورٹ چیرمین۔ ضلع کوٹو کے
شیوں مڈنگو جیلیہ اور امام مسجد ٹمبوڈو نے
بھی شرکت کی۔

جلسہ کی کارروائی چیرمین کورٹ جناب
ترمیا صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی۔
تلاوت اور نظم کے بعد محترم عبد المنان صاحب
بٹ پرنسپل احمدیہ سکول ٹمبوڈو نے "یوم
مسیح موعودؑ" کا تعارف کرایا اور بتایا کہ
آج کے دن حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی
سلسلہ احمدیہؑ نے لدھیانہ (انڈیا) میں بیعت
لینی شروع کی اور جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی
تھی کا دن ہم اسی خوشی کی یاد میں منا
رہے ہیں۔

آپ کے بعد مکرم سید جلیل احمد
صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کے ظہور کی پیشگوئیاں ازروئے قرآن
مجید، بائبل اور حدیث پیش کیں اور
حاضرین کو بتایا کہ یہ پیشگوئیاں بڑی
صداقت اور عظمت کے ساتھ ایک ایک
کرکے حرف بحرف بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت
مرزا غلام احمد علیہ السلام کے مقدس وجود
میں پوری ہوئی ہیں۔

اس کے بعد سکول کے اساتذہ،
طلباء اور طالبات نے مختلف عناوین
پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات
طیبہ کے مختلف تابناک پہلوؤں پر نہایت
موثر رنگ میں پرجوش تقاریر کرکے سامعین
سے داد حاصل کی۔

آخر میں صاحب صدر نے مقررین اور
حاضرین کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا اور
اپنے مختصر خطاب میں احمدیت کی علمی اور
مذہبی خدمات کو سراہا اور اس بات کا
اظہار کیا کہ لاریب اس بابرکت جلسہ کے
پروگرام سے ان کے علم اور ایمان میں
بہت اضافہ ہوا ہے۔

یہ جلسہ ۲½ گھنٹے جاری رہا۔ حاضرین
نے کثرت سے شامل ہوکر اپنی دلچسپی کا
ثبوت دیا۔ دوران جلسہ حضرت مسیح موعودؑ
کی تصویر سٹیج پر آویزاں رہی جسے لوگوں
نے بڑے غور اور شوق سے دیکھا۔

اجلاس کے بعد اس تقریب کی خوشی
میں طلباء کی دو ٹیموں کے درمیان والی بال
کا نہایت دلچسپ میچ ہوا

اس جلسہ کے جملہ انتظامات مکرم سید
جلیل احمد صاحب نے بہت لگن اور محنت سے
کئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر جزا دے۔

سنگبی میں جلسہ:

جلسہ مسیح موعودؑ کا اہتمام احمدیہ مسجد
پیش کیا گیا۔ تلاوت قرآن پاک کے
بعد مکرم نعیم احمد طیب پرنسپل احمدیہ
سیکنڈری سکول نے جلسہ کی غرض و غایت
بیان کی اور دس شرائط بیعت پڑھ کر
سنائیں اور ان پر عمل پیرا ہونے کی
تلقین کی۔

مکرم فضل احمد صاحب نے قصیدہ
حضرت مسیح موعودؑ کے اشعار ترنم سے
پڑھ کر سنائے۔ سکول کے ٹیچر Mr.
Salikue نے حضرت مسیح موعود علیہ
السلام کی زندگی کے حالات پر تقریر کی
اور بعد میں مکرم محمد صادق صاحب نے
امام آخرالزمان کی آمد پر لیکچر دیا۔ مکرم
فضل احمد صاحب اور مکرم محمد دین صاحب
نے صداقت مسیح موعودؑ اور حضرت
مسیح موعودؑ کا عشق رسولؐ بیان کیا۔

آخر میں مکرم فضل احمد صاحب
نے دینیات کے دیدہ زیب چارٹ جو
موقع کی مناسبت سے محترم ڈاکٹر
بشیر احمد صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال
نے نہایت محنت سے تیار کئے تھے۔
کی وضاحت کی اور دعا کے ساتھ یہ
بابرکت جلسہ ختم ہوا۔

بلاما میں جلسہ:

محترم لطیف احمد صاحب جھٹ
پرنسپل احمدیہ سکول بلاما نے یوم مسیح
موعودؑ کی مناسبت سے ایک عظیم الشان
جلسہ کا انتظام کیا۔ طلباء کے علاوہ
اردگرد کی جماعتوں کے احباب نے بھی
شرکت کی۔ غیر از جماعت دوست بھی
تشریف لائے۔

تلاوت کے بعد سات مقررین
نے پہلے دیئے ہوئے مختلف عناوین
پر تقاریر کیں۔ مقامی مبلغ معلم موسیٰ
سوی صاحب نے اپنے پرجوش انداز
خطابت سے سامعین کو بہت متاثر
کیا۔ مکرم سید محمد یحییٰ صاحب اور مکرم
لطیف احمد جھٹ صاحب کی تقاریر
بھی معلومات سے پر تھیں۔ سامعین نے
انہیں بہت پسند کیا۔

کینما میں جلسہ:

کینما میں مکرم مولوی میر عبد المجید
صاحب نے جلسہ کا اہتمام کیا۔ مکرم محمد
افضل صاحب ہاشمی نے تلاوت قرآن
پاک سے جلسہ کا آغاز کیا۔ مکرم
لطف الرحمان صاحب محمود پرنسپل احمدیہ
سکول کینما نے "اسلام اور دیگر مذاہب
میں ایک عظیم مامور کے متعلق پیشگوئی
اور اس کا مصداق" کے عنوان پر
مبسوط اور مدلل تقریر کی۔ دوسری تقریر
مسٹر کونٹے کی تھی۔ آپ نے اپنے احمدی
ہونے کے واقعات سنائے اور اس کے
بعد دلکش انداز میں صداقت مسیح
موعودؑ پر اپنے خیالات پیش کئے۔
تیسرے نمبر پر احمدیہ سکولز کے مینیجر
مسٹر آئی کے محمد نے "بحیثیت احمدی
ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان پر
پُراثر تقریر فرمائی۔

آخر میں محترم مولوی صاحب نے
حضرت بانیٔ احمدیتؑ کی صداقت
ازروئے قرآن مجید کے عنوان پر
تقریر فرمائی۔

روکوپر میں عظیم الشان جلسہ:

۲۳ مارچ کا مبارک دن روکوپر
جماعت نے یہ دن ایسی شان و شوکت
سے منایا کہ جسے دیکھ کر سارے شہر
کے لوگ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

اس سلسلہ میں کچھ روز پہلے ہی
تیاریاں شروع کردی گئی تھیں۔ مکرم
خالد محمود صاحب نے دن کی مناسبت
سے آٹھ خوبصورت بینرز تیار کئے۔

تقریب کا آغاز صبح آٹھ بجے احمدیہ
سیکنڈری سکول کی اسمبلی سے ہوا۔
دعا کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب
طاہر نے ۲۳ مارچ کے متعلق بتایا کہ
یہ دن جماعت احمدیہ کے سنگ بنیاد
کا دن ہے اس کے علاوہ آپ نے
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی
بشارات، جماعت کا آغاز، بیعت
اولیٰ اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی، مذہبی
علمی اور طبی خدمات کے متعلق طلباء
اور سٹاف کو مطلع کیا۔

۹½ بجے احمدیہ پرائمری سکول اور
احمدیہ سیکنڈری سکول کے تمام طلباء
کا مارچ پاسٹ ہوا۔ سکول سے روانہ
ہوکر شہر کے دوسرے کنارے سمندر تک
جلوس گیا۔ طلباء نعرہ ہائے تکبیر بلند
کرتے رہے۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت
زندہ باد۔ امام آخرالزمان زندہ باد۔
خلیفۃ المسیح زندہ باد اور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم زندہ باد کے نعروں سے سارا
شہر گونج اٹھا۔ لوگوں نے جلوس کو
بار بار تالیاں بجا کر خراج تحسین پیش
کیا اور خوب لطف اندوز ہوئے۔ نعروں
کے ساتھ ساتھ طلباء نے صل علیٰ
نبیّنا، صلّ علیٰ محمّد کے ترانے
بھی گائے اور ڈیڑھ گھنٹہ تک فضا
درود و سلام سے معطر رہی۔ طلباء نے
مذکورہ بالا خوبصورت بینرز بھی اٹھا
رکھے تھے۔ جو خاموش تبلیغ کا کام کر رہے
تھے۔

اس پروقار نظارہ سے لوگ بہت
خوش ہوئے۔ جماعت کے بزرگان اور
خدام نے بھی جلوس میں شرکت کی۔
شائقین اور ناظرین یہ کہتے ہوئے سنے گئے
کہ "Ahmadiyya done pass" یعنی احمدی سب پر سبقت لے گئے

شام کے وقت احمدیہ مسجد میں
عظیم الشان جلسہ ہوا جس کی الحاجی
یحییٰ کمارا صاحب نے صدارت کی اور مکرم
خالد محمود صاحب نے تلاوت کی۔ محترم
ڈاکٹر عمرالدین صاحب سدھو انچارج احمدیہ
ہسپتال روکوپر نے ایک گھنٹہ تک بڑی
دلچسپ علمی تقریر کی

ڈاکٹر صاحب کے بعد خالد محمود صاحب
نے حضرت مسیح موعودؑ کے عظیم الشان
دعاوی پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

آخر میں مکرم مبارک احمد صاحب طاہر
نے سب سامعین اور مقررین کا شکریہ
ادا کیا اور مختصر خطاب کرتے ہوئے اس
بات پر زور دیا کہ ہمیں دل و جان سے حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ کی اطاعت
کرنی چاہیئے۔ آپ کی ہر تحریک پر جو
اصل میں احمدیت کی ترقی کے لئے ہوتی
ہے۔ لبیک کہنا چاہیئے۔ اور مل جل کر
مامور زمانہ کا پیغام ہر گھر اور ہر فرد تک
پہنچانا چاہیئے۔ تاکہ خدا اور رسولؐ کی
حکومت قائم ہو۔

دعا کے ساتھ یہ دن ختم ہوا اور
شیرینی سے سب کی تواضع کی گئی۔
الحمد للہ علیٰ ذالک

قارئین کرام سے دعا کی درخواست
ہے کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کو ہر طرح اور
ہر میدان میں عزت بخشے!
(آمین ثم آمین!)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم چوہدری عبد الواحد صاحب
آف گوکھووال چک ۲۷۶ آر بی ضلع فیصل آباد
۱۴ مئی کو پونے دو بجے دوپہر اچانک حرکت
قلب بند ہو جانے کی وجہ سے گوجرہ میں انتقال
فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اسی شام
ان کی میت ربوہ لائی گئی۔ ۱۵ مئی صبح ۸ بجے
مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے دفاتر صدر
انجمن احمدیہ ربوہ کے لان میں نماز جنازہ پڑھائی۔
تدفین کے بعد مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر
دیوان نے دعا کرائی۔ احباب جماعت مرحوم کی بلندئ
درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل کے لئے دعا
فرمائیں۔ (لطیف احمد۔ نیشنل بنک آف پاکستان
۴/۶ دار الصدر شمالی، ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخِ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۸۵ سال پہلے ۲۴ مئی ۱۸۹۵ء

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمدؓ کی بابرکت زندگی کے چند پہلو

مسیح موعود علیہ السلام کے لائق فرزند کی آسمانی اطلاع کے مطابق پیدائش

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک زندگی کا ایک ایک لمحہ آپ کی صداقت اور من جانب اللہ ہونے پر دلیل ہے۔ حضور علیہ السلام کی زندگی کا تفصیلی مطالعہ کرنے سے یہی بات سامنے آتی ہے کہ:

حضور علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک ایک بشر وجود کی پیدائش بھی آپ کی صداقت کی دلیل ٹھہرائی گئی ہے۔

اسی قسم کا ایک نشان دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو ۱۸۹۴ء میں بشارت دی تھی اور ایک مخالف کے نشان دکھانے کے طور پر آپ کو بتایا گیا کہ آپ کو ایک فرزند عطا کیا جائے گا چنانچہ آپ نے اپنی کتاب انوار الاسلام (صفحہ ۲۹ حاشیہ) میں قبل از وقت یہ پیشگوئی شائع بھی فرما دی چنانچہ اس کے عین مطابق حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آج سے ٹھیک ۸۵ سال قبل آج ہی کے دن یعنی ۲۴ مئی ۱۸۹۵ء کو حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کے بطن مبارک سے تولد ہوئے۔ آپ کی پیدائش پر عالم کشف میں حضور نے دیکھا کہ آسمان سے ایک روپیہ اترا اور آپ کے ہاتھ پر رکھا گیا روپیہ پر

عمر اللہ

کے الفاظ لکھے تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ ۳۳۶)

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ نہایت پاک اور بابرکت وجود تھے آپ کی زندگی تعلق باللہ اور خدمات دینیہ کا ایک مسلسل باب تھی آپ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کو اور بھی کئی بشارتیں ہوئیں چنانچہ حضور لکھتے ہیں۔

"ایک دفعہ ہم نے عالم کشف میں اسی لڑکے شریف احمد کے متعلق کہا تھا کہ اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں۔"

اس کشف کے چند سال بعد حضور علیہ السلام کو آپ کے متعلق ایک اور خواب میں دکھایا گیا جس کی تفصیل حضور نے یہ بیان فرمائی کہ۔

"شریف احمد کو خواب میں دیکھا کہ اس نے پگڑی باندھی ہوئی ہے اور دو آدمی پاس کھڑے ہیں ایک نے شریف احمد کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ وہ بادشاہ آیا۔ دوسرے نے کہا کہ ابھی اس نے قاضی بننا ہے۔"

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کو حدیث و تاریخ اور علم کلام سے خاص مناسبت تھی آپ برسوں تک جماعت کے مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت اور اصلاح و ارشاد کے ناظر رہے اور نہایت اہم اور کامیاب خدمت دین والی زندگی گزارنے کے بعد ۲۶ دسمبر ۱۹۶۱ء کو قریباً ۶۷ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم صاحبزادہ صاحب کے بارے میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے ایک مضمون میں تحریر فرمایا:۔

"عزیزم میاں شریف احمد صاحب نے بڑی لمبی بیماری کاٹی اور اسے غیر معمولی صبر و شکر اور ہمت کے ساتھ برداشت کیا۔ گذشتہ بیس اکیس سال کے طویل عرصہ میں ان پر کئی ایسے مواقع آئے جبکہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ بس اب زندگی کا خاتمہ ہے لیکن ہر دفعہ خدائی رحمت کا ہاتھ انہیں گویا بازو سے پکڑ کر موت کے منہ میں سے باہر کھینچ نکال لیتا رہا اور ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام بار بار پورا ہوا کہ

عمر اللہ علی خلاف التوقع

یعنی خدا تعالیٰ اسے (یعنی ظاہری حالات) کے خلاف عمر دے گا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ میاں شریف احمد صاحب پر گذشتہ بیس بائیس سال میں بار بار بیماری نے ایسے حملے کئے کہ کئی دفعہ بظاہر مایوسی کی حالت نظر آنے لگتی تھی مگر خدا تعالیٰ انہیں توقع کے خلاف بچاتا اور عمر دیتا چلا گیا حتیٰ کہ مقدر وقت آ گیا جس سے کوئی ابن آدم بچ نہیں سکتا۔"

"عزیز میاں شریف صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بعض لحاظ سے خاص مشابہت تھی۔ یہ مشابہت جسمانی نوعیت کے لحاظ سے بھی تھی اور اخلاقی اور روحانی لحاظ سے بھی تھی جسمانی لحاظ سے تو ان کا نقشہ اور خدوخال اور رنگ ڈھنگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دوسرے بھائیوں کی نسبت زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ اور اس مشابہت کو ہر غور کی نظر سے دیکھنے والا انسان محسوس کرتا اور پہچانتا تھا ...... عزیز میاں شریف احمد صاحب ایک دفعہ جماعت احمدیہ کے نظام میں قاضی بھی مقرر ہوئے تھے اور مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ..... جج ہائی کورٹ ان کے ساتھ کے قاضی تھے ..... میاں شریف احمد صاحب کی زندگی میں عسر و یسر کے متعدد دور آئے اور ہر دور میں انہوں نے اپنا شاہانہ مزاج قائم رکھا وہ دل کے درویش تھے مگر مزاج کے بادشاہ تھے یسر کی حالت کا تو کیا کہنا ہے عسر میں بھی وہ اپنے شاہانہ مزاج کو قائم رکھتے تھے اور اپنے ہاتھ کو تنگی کے ایام میں بھی روک نہیں سکتے تھے ..... بعض دفعہ تو ایسا ہوا کہ انہوں نے رستہ چلتے ہوئے کسی غریب کو پاس سے گزرتے دیکھا تو جھٹ جیب سے سو روپے کا نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا لینے والا حیرانی میں مبتلا ہو کر اپنی آنکھیں ملتا رہا اور یہ درویش بادشاہ خاموشی سے آگے نکل گیا۔"

(سیرت حضرت مرزا شریف احمد صفحہ ۲۱، ۲۴)

وہ ایک ہیرا تھا

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت مرزا شریف احمد کی وفات پر لکھا۔

"اس لئے نہیں کہ وہ میرے بھائی تھے بلکہ اس کو الگ رکھ کر کوئی بطور سچی شہادت کے مجھ سے ان کی بابت سوال کرے تو میں یہی کہوں گی کہ وہ ایک ہیرا تھا نایاب وہ سراپا شرافت تھا ایک چاند تھا جو چھپا رہا اکثر اور چھپے چھپے چپکے چپکے رخصت ہو گیا۔"

(سیرت حضرت مرزا بشیر احمد ۳۷)

آپ کے فرزند محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے اپنے والد بزرگ کی نسبت کہا۔

"آپ بلا ناغہ صبح کی نماز کے بعد قرآن مجید کی تلاوت باآواز بلند فرماتے ...... صبح کی نماز کے بعد تمام افراد خانہ کو اکٹھا کر کے ۱۵، ۲۰ منٹ تک آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس دیتے اس کا طریق یہ ہوتا تھا کہ آپ بار بار حاضرین میں سے کسی کو کتاب پڑھنے کے لئے ارشاد فرماتے اور بوقت ضرورت آپ اس کی تشریح فرماتے۔ مسجد مبارک میں رمضان المبارک میں صبح کی نماز کے بعد بخاری کا بھی آپ درس دیتے رہے ..... قادیان میں جب ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عربی بول چال کے سیکھنے پر زور دیا تو گھر کے اکثر افراد بالخصوص مستورات آپ سے ہی تعلیم حاصل کرتیں اور یہ کہا جاتا تھا کہ آپ کا طریقہ تعلیم بہت مفید اور دلنشین ہے اور طالب علم کو رواں کر دیتا ہے۔

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر سیّد عنایت اللہ شاہ کی یادیں

(مکرم کرنل (ریٹائرڈ) انور احمد صاحب کینیڈا)

(۳)

ڈاکٹر صاحب کو فارسی کے قدیم شعراء پر مکمل عبور رکھتے تھے۔ مولانا روم، سعدی، حافظ، جامی، ثنائی، غالب، شمس تبریز، بیدل، امیر خسرو کا ساری عمر گہرا مطالعہ کرتے رہے اور دور دور سے ان کے دیوان منگواتے۔ اکثر کے کلام ازبر تھے۔ حیرانی کی بات یہ ہے کہ ان کا مطالعہ قطعاً سطحی نہ تھا۔ ان کے شعر اور خیالات اکثر قرآن اور حدیث سے تطابق کر لیتے۔ حافظہ غیر معمولی تھا۔ جب بھی کسی خاص چیز کا مطالعہ کرتے تو فوراً ان کو دوسرے شعراء، صوفیاء، علماء کے ملتے جلتے یا خلاف خیالات کے حوالے دے دیتے۔

قرآن سے تو گویا عشق تھا۔ عربی کی کتابیں عام مطالعہ کر سکتے تھے اور قرآن کے معانی سمجھنے کے لئے عربی ڈکشنریاں اکٹھی کرتے رہتے۔ تمام تراجم اور تفاسیر کا مطالعہ کیا ہوا تھا اور ہم لوگوں کو گھنٹوں قرآن کے مشکل سے مشکل حصوں کو نہایت آسانی سے سمجھا دیتے۔ ان کی بڑی خواہش تھی کہ ایک نئی تفسیر لکھی جائے۔ مگر وقت اور صحت نے اجازت نہ دی اور وہ ایک بہت بڑا خزانہ اپنے ساتھ ہی لے کر چلے گئے۔

اپنے ڈاکٹری پیشے میں انہوں نے قطعاً دیانتداری سے کام کیا۔ وہ مریض کو اس کی مرض سمجھانے اور سیدھی سادی دوا تجویز کرتے۔ اس سے کئی مریض جو کہ مہنگی دوائیوں کو خریدنے کے عادی ہوتے تو کچھ پریشان ہوتے۔ ان کی صحیح تشخیص اور پیشہ ورانہ دیانتداری بے حد مشہور تھی۔ ان کے علی گڑھ کے مریض لاہور ہی آتے مگر آج کل روپیہ پیسے کی دوڑ میں ان کی دیانتداری عجیب لگتی تھی۔

ان کی ذات ایک مکمل انجمن تھی۔ ان کی کن کن صلاحیتوں کو گنیں۔ ان کو ادب آرٹ، قرآن، فقہ، حدیث کے علاوہ شکار کا بے حد شوق تھا۔ اعلیٰ سے اعلیٰ بندوق رکھتے تھے۔ ... ان کے چیدہ چیدہ چند دوست تھے جو کہ ادب اور شعر و شاعری کے علاوہ شکار کے بھی شوقین تھے۔ ان کے ساتھ مل کر بے حد شکار کیا۔ ہر صبح نماز کے بعد اپنے گھر کے قریب علی گڑھ کے پرانے قلعے چلے جاتے۔ چند تیتر اور کبھی کبھار مور لے آتے۔ جب ہندوستان سے لاہور ہجرت پہ آئے۔ بے شمار ٹرافیاں جانوروں کے سینگوں کی زر کثیر خرچ کر کے ہوائی جہاز میں ساتھ لائے۔

اپنی ابتدائی تعلیم کے دوران لداخ کا سفر بھی کیا تھا۔ جہاں کئی لاماؤں سے بات چیت کی۔ اکثر حوالے دیا کرتے تھے۔ دوسری یادداشت قادیان میں حضرت مولوی محمد الدین کی محبت بھری تعلیم اور ساتھ کا اکثر ذکر کرتے تھے۔ مولوی صاحب سے بے حد عقیدت تھی۔ میں ۱۹۷۶ء میں پاکستان گیا تو مجھے خاص ربوہ ان سے ملاقات کے لئے ہمراہ لے گئے اور ان کی تصاویر کھنچوائیں۔

ڈاکٹر صاحب کی پہلی شادی خان بہادر غلام محمد صاحب کی صاحبزادی صغریٰ بیگم سے ہوئی تھی۔ جو کہ ۱۹۳۸ء میں علی گڑھ میں وفات پا گئیں۔ اور وہاں ہی دفن ہیں۔ خان بہادر صاحب بھیرہ کے قدیم احمدی خاندان سے تھے اور ساری عمر گلگت کے علاقوں ہی میں رہے۔ لداخ، ہنزہ یاسین وغیرہ کے تمام علاقوں میں پولیٹیکل اسسٹنٹ تھے۔ بعد میں یاسین کے راجہ کے معزول ہونے پر وہاں کے گورنر رہے۔ میں نے اپنی ملازمت کے دوران چیلاس میں پولیٹیکل ایجنٹ سے ذکر کیا تو وہ شروع صدی کے پرانے ریکارڈ لائے۔ جن میں خان بہادر صاحب کے متعلق ذکر تھا۔ میر آف ہنزہ نے ایک دفعہ ان کا ذکر بڑی محبت سے کیا۔

ڈاکٹر صاحب کی دوسری اہلیہ قاضی محمد حنیف صاحب (محکمہ انہار) مرحوم و مغفور کی صاحبزادی ہیں اور سرحد کی مشہور قاضی فیملی سے تعلق ہے۔

ڈاکٹر صاحب کے تین لڑکے اور چار لڑکیاں اور اپنے داماد سوگوار یادگار ہیں۔ سید امیر اللہ شاہ بڑا لڑکا ہے جو کہ حال ہی میں جرمنی سے آئے ہیں اور اتفاقاً چند ماہ پہلے تشریف لائے تھے۔ ان کو آخری ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی۔ دوسرے لڑکے سید عتیق اللہ شاہ ماشاء اللہ پاکستان آرمی میں کیپٹن ہیں۔ سب سے چھوٹے بیٹے سید نعیم اللہ شاہ نے حال ہی میں گورنمنٹ کالج لاہور سے اعزازی پوزیشن لے کر ایم اے کیا ہے۔

سب سے بڑی بیٹی سیدہ ناصرہ آج کل کینیڈا اپنے بچوں کے ہمراہ مقیم ہیں۔ دوسری بیٹی سیدہ منصورہ ڈاکٹر سجاد احمد، ڈیوس روڈ کی بیگم ہیں۔ تیسری بیٹی سیدہ منصرہ کرنل ضیاء الدین انجینئرز کی بیگم ہیں اور راولپنڈی میں مقیم ہیں۔ سب سے چھوٹی بچی سیدہ مبشرہ کی شادی ۹ نومبر ایک ماہ قبل ہی ہوئی تھی۔

ڈاکٹر صاحب نے تمام اولاد کو اعلیٰ تعلیم دلوائی اور خود بھی ہمہ وقت تعلیم میں مصروف رہتے۔ ایک بچی نے لاہور اورینٹل کالج سے ایم اے اردو میں گولڈ میڈل حاصل کیا۔ دو بچیوں نے ایم۔اے فائن آرٹس میں کیا اور ایک بچی نے ایم۔اے پولیٹیکل سائنس میں۔

علی گڑھ سے پاکستان ہجرت کے بعد ڈاکٹر صاحب کچھ عرصہ لاہور میں قیام کے بعد مغربی پاکستان کے محکمہ صحت سے منسلک ہو گئے اور ڈاڈر سینی ٹوریم مردان اور پشاور (صوبہ سرحد) فاطمہ جناح سینی ٹوریم کوئٹہ اور بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ رہے۔ ریٹائر ہو کر لاہور ٹمپل روڈ میں مقیم رہے یہاں شیخ بشیر احمد مرحوم اور ملک غلام فرید مرحوم کی صحبت رہی۔ صبح اور شام کی نماز شیخ صاحب کی کوٹھی پر باقاعدگی سے جاتے۔ اپنی منزلہ کہ جائیداد کے بارے میں ان کو بے حد پریشانیاں برداشت کرنی پڑیں جس کو بے حد صبر سے برداشت کیا۔ اور آخر وقت تک ہمت نہ ہاری اور اس کی وجہ سے ان کا بے حد قیمتی وقت ضائع کرنا پڑا۔

پشاور کے قیام کے دوران حضرت قاضی محمد یوسف صاحبؓ سے بڑے اچھے مراسم ہو گئے جن سے ہمارے خاندان کے تقریباً چالیس سال سے مراسم تھے۔ قاضی صاحب مرحوم ڈاکٹر صاحب کے حسنِ اخلاق اور ہمدردانہ رویہ کے ہمیشہ مدّاح رہے۔

اپنے خاندان میں تمام افراد ان پر ہمیشہ اعتماد کرتے۔ شاید ہی کسی کو انہوں نے کبھی بلند آواز سے مخاطب کیا ہو غصہ بہت کم قریب آتا تھا ہر کسی کی امداد کو ہمیشہ سعادت سمجھا۔ مروّت اور اخلاق کوٹ کوٹ کر تھا آخری عمر تک جب کسی کو گھر سے وداع کرتے تو سیڑھیوں سے اتر کر بلاتکلف آتے۔ ہر ایک مہمان کی تواضع میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے۔ پھر جو بھی ملنے آتے ان سے ایک لمحہ کے لئے بھی جدا ہونا نہ چاہتے تھے ہر کوئی ان کے تبحر علمی کی وجہ سے مستفیض ہونے کی کوشش کرتا۔

چند سال قبل قادیان تشریف لے گئے تھے وہاں سے علی گڑھ بھی گئے تمام بزرگوں کی قبروں پر فرداً فرداً فاتحہ پڑھی۔ میرے گذشتہ پاکستان کے دورے کے درمیان مجھے مقبرہ بہشتی لے گئے۔ اور اپنی والدہ ساس اور سسر کی اور دیگر خاندان کے افراد کی قبروں پر جا کر فرداً فرداً دعائیں کیں۔

میری ذاتی زندگی میں ایک عظیم خلا پیدا ہو گیا ہے۔ جو کہ میرے آخری لمحہ تک کبھی پُر نہیں ہو سکتا۔ وہ ایک بے حد عظیم انسان تھے۔

ایسے انسان میں نے تو کم ہی دیکھے ہیں جن سے کسی مسئلہ پر رجوع کرنے سے انسان مکمل طور پر تسلی پا لیتا تھا اب وہ چلے گئے۔

مقدر ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ضروری تصحیح

الفضل مجریہ ۲۱ مئی ۱۹۸۰ء کے صفحہ ۶ پر "متحرک سلائیڈز" کے زیر عنوان عبارت سہو کتابت کی وجہ سے غلط شائع ہو گئی ہے۔ اصل عبارت یہ ہے۔

"مرکز سے مکرم نائب ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی) سید احمد علی شاہ صاحب، مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب اور مکرم فضل الٰہی صاحب انوری ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) اس پروگرام میں شامل ہوئے۔"

احباب تصحیح فرمالیں۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انیس سالہ اسناد خوشنودی برائے مجاہدین تحریک جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے تحت تحریک جدید کے مجاہدین دفتر اول میں جو دور ثانی کے انیس سالوں میں بھی اپنی مالی قربانی کو باحسن طریق پیش کر چکے ہیں۔ اسناد خوشنودی جاری کی جا رہی ہیں ایسے خوش نصیب مجاہدین کی قسط ۵ درج ذیل ہے۔

۷۷ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب کرتو ضلع شیخوپورہ
۷۸ " ٹھیکیدار غلام حسین صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ
۷۹ " سید محمد اقبال حسین شاہ صاحب محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ
۸۰ " کیپٹن محمد عبد اللہ خان صاحب باب الابواب ربوہ
۸۱ مکرمہ بیگم صاحبہ " " " "
۸۲ مکرم ملک ستار بخش صاحب والد کیپٹن صاحب ربوہ
۸۳ " میراں بخش صاحب وادا جان "
۸۴ " بابو محمد جمیل صاحب فیروزپوری سلطان پورہ لاہور
۸۵ مکرمہ اہلیہ صاحبہ " " " " "
۸۶ مکرم سید قربان حسین شاہ صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی ربوہ
۸۷ " مولوی بدر الدین صاحب دسابق انسپکٹر تحریک جدید محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ
۸۸ " ٹھیکیدار چوہدری رحمت علی صاحب محلہ دارالیمن ربوہ
۸۹ مکرمہ اہلیہ صاحبہ " " " " "
۹۰ مکرم مولوی عبد المجید صاحب منیب ہلال پوری چنڈ بھروانہ ضلع جھنگ
۹۱ " صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہا اللہ تعالیٰ ربوہ
۹۲ " حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب حنیف سنوری دارالعلوم غربی ربوہ
۹۳ " چوہدری نذیر احمد صاحب مرحوم بذریعہ مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب ربوہ
۹۴ مکرمہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
۹۵ مکرم حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۹۶ " نوابزادہ عباس احمد خان صاحب لاہور
۹۷ مکرمہ بیگم صاحبہ " " " "
۹۸ مکرم مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب دارالصدر شمالی ربوہ
۹۹ مکرمہ الحاجہ فاطمہ بی بی صاحبہ مرحومہ والدہ " " "
۱۰۰ " اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا صفدر جنگ ہمایوں ربوہ
۱۰۱ " رشیم بی بی صاحبہ بیوہ بابو مولا بخش صاحب گوجرہ ضلع فیصل آباد
۱۰۲ مکرم راجہ بشیر الدین احمد صاحب مڈھ رانجھا حال دارالبرکات ربوہ
۱۰۳ " کیپٹن ڈاکٹر شیر محمد عالی صاحب مرحوم بذریعہ مرزا ممتاز احمد صاحب کارکن تحریک جدید
۱۰۴ مکرمہ وزیر بیگم صاحبہ اہلیہ شیر محمد عالی صاحب مرحوم بذریعہ مرزا ممتاز احمد صاحب کارکن تحریک جدید "

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواستِ دعا

خاکسار کے والد چوہدری مہر الدین صاحب چند دنوں سے سخت بیمار ہیں تمام بہن بھائی کرام دعا فرمائیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (طارق محمود دارالبرکات ربوہ)

(۲) میرے ماموں جان مسعود احمد صاحب ابن حکیم غلام حسن صاحب مرحوم ایک حادثہ میں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹنے کے باعث ۶ مئی سے نشتر میڈیکل ہسپتال ملتان میں زیر علاج ہیں ان کیلئے احباب سے درخواست دعا ہے۔ (پیر جسیم احمد ہاشمی محلہ خالد آباد گجرات)

گرمیوں کی چھٹیوں میں

طلباء ضرور وقفِ عارضی پر جائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:-

"میں طالب علموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آ رہی ہیں وہ ضرور وقفِ عارضی پہ جائیں۔ ان کا علم بڑھے گا۔ جہاں وہ جائیں گے وہاں کے لوگوں کے لئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی اور اگر نوجوان ان کے لئے نمونہ بنیں گے تو ان پر بڑا اثر ہوگا کہ چھوٹی چھوٹی عمروں والے اسی قسم کا کام کر رہے ہیں۔ ویسے ہم سے پہلے جو لوگ گذرے ہیں انہوں نے تو اپنی عمر کی طرف کبھی دیکھا ہی نہیں تھا۔ انہوں نے اپنی ذمہ داری کی طرف دیکھا تھا اور اتنے شاندار کام کئے اور اتنا اچھا نمونہ بنے، ہمارے لئے کہ انسان حیران ہو جاتا ہے۔ وہ بھی تو آخر نوجوان ہی تھا جس نے سندھ سے اسلام پر حملہ آوروں کو شکست دی اور وہ بھی نوجوان ہی تھا جس نے سپین میں عیسائیوں کے اسلام کو کمزور کرنے کے منصوبوں کو ناکام کر کے اسلام کی رحمتوں کو ان علاقوں میں پہنچایا وہ کوئی بڑے بزرگ اور عمر رسیدہ لوگ تو نہیں تھے۔ اس قسم کی باتیں ان کے منہ سے نکلتی تھیں اور اپنے رب پر اس قسم کا توکل ان سے ظاہر ہوتا تھا کہ آدمی دنگ رہ جاتا ہے۔ ہم تو اب سنتے بھی ہیں تو اس کی اہمیت کو نہیں سمجھتے مگر یہ امر واقعہ ہے۔ کہ کم و بیش بارہ ہزار کی قیادت کرنے والے نوجوان نے اپنی کشتیوں کو سپین کے ساحل پہ جلا دیا کہ ہم نے اب واپس جا کر کیا کرنا ہے۔ ہم آگے جائیں گے۔ ہمارا خدا پر توکل ہے۔ حالانکہ لاکھوں کی تعداد میں فوج مقابلہ پر تھی بلکہ سارا یورپ مقابلہ پر تھا۔ کیونکہ وہ ایک دوسرے سے بدی کے معاملات میں تعاون کرتے تھے لیکن مسلمانوں کی مٹھی بھر فوج نے ان کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیا۔"

(روزنامہ الفضل ۱۲ فروری ۱۹۷۰ء)

حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں طلبہ سے گذارش ہے کہ وہ وقفِ عارضی کر کے اپنے آپ کو سلسلہ کے لئے مفید وجود بنائیں۔ وقفِ عارضی اپنے گاؤں یا شہر کے سوا کسی جگہ کے لئے کیا جا سکتا ہے۔ فارم وقف مربی مقامی یا دفتر ہذا سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

بقیہ صفحہ ۵ تاریخ احمدیت کا ایک ورق

صاحبزادہ صاحب فرماتے ہیں کہ آپ نے کوئی چھ ماہ تک جامعہ ازہر میں بھی تعلیم حاصل کی تھی۔"

(سیرت حضرت مرزا شریف احمد صفحہ ۵۰، ۵۱)

آپ پر ایک فتنہ کے دوران قادیان میں ۸ جولائی ۱۹۳۵ء کو ایک دشمن نے لاٹھی سے وار کیا۔ آپ سائیکل پر جا رہے تھے اور نہتے تھے مگر آپ نے مردانہ وار یہ حملہ روکا اور دشمن کو بھگا دیا۔

• آپ نہایت بہادر جری اور دلیر تھے اس کا ایک واقعہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد نے یوں سنایا ہے کہ "جب ہم نے کوٹھی باہر بنوائی تو اس وقت بہت کم مکانات محلہ میں تھے۔ ایک رات چور چور کی صدا سنائی دی تو حضرت میاں صاحب اور خاکسار (یعنی مرزا منصور احمد صاحب) شور کی جانب روانہ ہو گئے۔ آپ کہتے ہیں کہ اس وقت یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ کوئی چور چور کی صدا سن لے اور پھر گھر میں بیٹھا رہے۔"

(مرتب:- یوسف سہیل شوقی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۷ مئی ـــــ یوم خلافت

خلافت احمدیہ کا قیام ۲۷ مئی / ہجرت کو عمل میں آیا تھا۔ تمام جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سالہائے گزشتہ کی طرح امسال بھی ۲۷ مئی کو یوم خلافت کے جلسے منعقد کئے جائیں۔ جن میں احباب جماعت کو خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات سے آگاہ کیا جائے۔ بعد ازاں اس بارے میں مفصل رپورٹ نظارت ہذا کو بھجوائی جائے۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

ضروری اعلان

امراء کرام وصدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ چندہ عام حصہ آمد وچندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ کی وصولی کی مہم از راہ کرم جاری رکھی جائے۔ اور جمع شدہ رقوم ساتھ کے ساتھ ارسال مرکز کر دی جائیں۔

اگلے سال کا بجٹ یکم مئی ۱۹۸۰ء سے ۳۰ جون ۱۹۸۱ء تک چودہ ماہ کا تیار کیا جائے۔ مئی اور جون ۱۹۸۰ء کا بجٹ جون کے آخر تک پورا کر دیا جائے۔ اور وصول شدہ رقوم زیادہ سے زیادہ ۳۰ جون کو گیارہ بجے دوپہر تک ربوہ میں داخل خزانہ کروا دی جائیں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ایم ایس سی اصحاب توجہ فرمائیں

ارحق بلال میں خدمت کی خواہش رکھنے والے ایم ایس سی پاس اصحاب ۲۸ مئی بروز بدھ صبح ۸ بجے انٹرویو کے لئے پہنچ جائیں۔ اپنے ضروری کاغذات بھی ساتھ لیتے آویں۔ صدر جماعت اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی سفارش بھی ہمراہ لائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

درخواست دعا

میں ان دنوں چند ایک پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ نیز میری بہن آج کل سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(اللہ بخش کارکن الفضل ربوہ حال سلانوالی ضلع سرگودھا)

معلمین درجہ دوم کی کلاس نہم

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات فرمودہ ۲ جنوری ۱۹۷۶ء کی تعمیل میں اب پھر یکم جون ۱۹۸۰ء سے سہ ماہی تربیتی کلاس کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ یہ کلاس تین ماہ جاری رہے گی۔

اس تحریک کی اوّلین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جو تربیت کی زیادہ محتاج ہیں۔ اور معلمین کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ وہ اپنے ایک ایک دو دو نمائندے ضرور اس کلاس کے لئے بھجوائیں۔ تا ان کی ضرورت ایک حد تک پوری ہو سکے۔

اس کلاس میں شامل ہونے والے احباب آتے وقت مقامی پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق ساتھ لائیں۔ نیز موسم کے مطابق بستر بھی ہمراہ لائیں۔ قیام وطعام کا خرچ مرکز کے ذمہ ہوگا۔

امراء ضلع سے گزارش ہے کہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن تعاون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ)

المناک حادثہ

محترم مولانا نذیر احمد صاحب ملتانی مبلغ سلسلہ احمدیہ مرحوم کے صاحبزادے عزیزم محمد حنیف ۱۶ اپریل کو رات دس بجے کے قریب سڑک عبور کرتے ہوئے رکشا سے ٹکرانے سے انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۲۱ سال تھی۔ مرحوم تین روز تک ہسپتال میں بیہوش رہے۔ ڈاکٹروں نے سر کا اپریشن بھی کیا مگر زخم زیادہ تھے۔ زخموں کی تاب نہ لا کر ۱۹ اپریل ۴½ بجے ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم کے بڑے بھائی محمد حمید قریشی ایڈووکیٹ لیبر اینڈ پرسونل منیجر جناب ٹیکسٹائل ملز لاہور اپنی خواہش کے مطابق بھائی کی میت کو ربوہ لائے۔ مسجد مہدی گول بازار ربوہ میں جناب قریشی فضل الحق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر مرحوم کو قبرستان عام میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی نے دعا کرائی۔

یہ حادثہ بھائی بہنوں کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ خصوصاً مرحوم کی والدہ جو کہ ضعیف العمر ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو اس حادثہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور صبر جمیل بخشے۔

مبشر احمد زاہد قریشی ابن مبارک احمد
مکان نمبر ۴/۲ دار الرحمت غربی ربوہ

جماعت احمدیہ لاہور کا جلسہ یوم خلافت

جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۸۰ء بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ دار الذکر علامہ اقبال روڈ لاہور میں منعقد ہوگا۔ تمام احباب سے اس میں شمولیت کی درخواست ہے۔

ملک عبد اللطیف ستکوہی
سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ لاہور

معیاری ادارہ
معیاری انگریزی ادویات
نظر و دھوپ کی عینکیں ہر قسم
نظر کی عینکیں
ڈاکٹری نسخہ کے مطابق بنائی جاتی ہیں
نظر کا معائنہ مفت
شاہ میڈیکو اینڈ آپٹیکو فیصل آباد
شاہ میڈیکو۔ چنیوٹ۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

خطرناک گرمی
سمر ٹانک SUMMER TONIC
کی میٹھی اور خوش ذائقہ ٹکیاں استعمال کریں۔ قیمت ٹیوب -/۵ روپے
ڈاک خرچ و پیکنگ ۱/۵ روپے
کیور ہیٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان۔ لاہور۔ کراچی۔ ربوہ۔ فون ۶۰۶/۷۰۱

کاروباری احمدی بھائیوں کیلئے
نادر موقع
ربوہ میں بارونق جگہ پر ایک "جنرل اسٹور" چالو حالت میں برائے فروخت ہے۔ خواہشمند حضرات فوری رابطہ قائم کریں۔
"المنعمت" اقصیٰ روڈ ربوہ

ربوہ اور اس کے گردونواح میں زرعی وسکنی جائیداد کی خرید وفروخت کا قابل اعتماد مرکز
مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر
قریشی مارکیٹ گول بازار ربوہ
فون ۵۱۷ ۶۶